صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 05 مارچ 2013ء بمطابق 22 ربیع الثانی 1434 ہجری سہ پہر چار بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا O الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا۔

(ترجمہ) اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اور اس کیساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کیساتھ اچھا معاملہ کرو اور اہل قرابت کیساتھ بھی اور یتیموں کیساتھ بھی اور غریب غربا کیساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کیساتھ بھی اور دُور والے پڑوسی کیساتھ بھی اور ہم مجلس کیساتھ بھی اور راہ گیر کیساتھ بھی اور ان کیساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضے میں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں۔ جو کہ بخل کرتے ہوں اور دُوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہوں اور وہ اس چیز کو پوشیدہ رکھتے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہیں اور ہم نے ایسے ناسپاسوں کیلئے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: ‘Question`s Hour’: Mufti Syed Janan Sahib-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب!وہ دونوں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: دونوں نہیں ہیں؟کیاکریں جاوید صاحب!اگر چھٹی چاہتے ہیں تو بس چھٹی کروادیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب،اس میں میری ایک ریکویسٹ ہے اور مجھے بہت ہی دکھ ہے کہ حکومت جو یہاں بیٹھی ہوئی ہے،ایک ایک سال بعد،چھ چھ مہینے بعد،دو دو مہینے بعد اجلاس ہوتا ہے اور صرف چند لوگوں کے علاوہ پوری حکومت اجلاس میں شرکت کرنے کیلئے،اور بار بار جناب سپیکر،آپ نے رولنگ بھی دی ہے منسٹرز صاحبان کو کہ آپ یہاں اجلاس میں آیا کریں،یہاں بیٹھا کریں،یہاں جواب دیا کریں لیکن میرا نہیں خیال کہ یہ اس بزنس کیلئے سیریس ہیں،اسمبلی کی بزنس میں،ورنہ حکومت اگر ساری موجود ہو،ایک آدھ دو وزیر صاحبان آجائیں تو یہ بڑی زیادتی ہے۔جناب سپیکر، آج دوسرا دن ہے اور کل بھی شاید آپ نے کہا تھا کہ تمام وزراء موجود ہوں،ہم ان کیساتھ-----

حاجی شیراعظم وزیر(وزیر محنت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شیراعظم خان وزیر صاحب جواب دے رہے ہیں۔جی شیراعظم وزیر صاحب،شیراعظم خان۔

ایک آواز: دیخوا راشه۔

جناب سپیکر: آپ بڑے عرصے بعد آئے ہیں،آپ سے اپنی سیٹ بھول گئی ہے۔

(قہقہے،تالیاں)

وزیر محنت: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔

(تالیاں)

جب سارا ہال خالی ہو تو صوبائی اسمبلی کا ممبر جدھر بھی بیٹھے،ادھر ہی ممبر ہوتا ہے۔عرض یہ ہے کہ اگر آنریبل بیرسٹر صاحب مفتی جانان کی طرف سے سوال کرتا ہے تو میں جواب دینے کیلئے تیار ہوں-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی،لیکن ابھی موؤر ہیں نہیں اور کوئی سپلیمنٹری سوال کسی کا ہے؟

وزیر محنت: لیکن سوال Under the Rules of Business, 1985-----

جناب سپیکر: نہیں وہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ستار خان! ستار خان، سوال نمبر؟

وزیر محنت: اسمبلی کے رولز ریگولیشن کے مطابق سوال کوئی دوسرا مسٹر سپیکر، نہیں کر سکتا۔ جواب منسٹر دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کر سکتا ہے۔

وزیر محنت: ہاں، جواب دے سکتا ہے لیکن سوال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری ہو سکتا ہے۔ جی ملک ستار خان صاحب۔

وزیر محنت: سپلیمنٹری کب ہو سکتا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے سوال نمبر، سوال نمبر؟

جناب عبدالستار خان: سوال نمبر 1 سر۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب عبدالستار خان: سوال نمبر 1۔

جناب سپیکر: جی۔

* 01 _   مفتی سید جانان   (سوال جناب عبدالستار خان نے پیش کیا):   کیا وزیر محکمہ مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)   صوبے میں مختلف مقامات پر سرکاری زمین موجود ہے جس میں سے بعض پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے؛

(ب)   اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i)   سرکاری زمینوں کی تفصیل ضلع وائز، نیز جن زمینوں پر لوگوں نے ناجائز قبضہ جمار کھا ہے، ان کی تفصیل بھی ضلع وائز فراہم کی جائے؛

(ii)   ان قبضہ مافیا سے سرکاری زمین واگزار کرانے کیلئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر مال واملاک)   (جواب وزیر محنت نے پڑھا):   (الف)   جی ہاں۔

(ب) سرکاری زمینوں کی ضلع وائزاور جن زمینوں پر لوگوں نے ناجائز قبضہ جمار کھاہے، کی تفصیل ذیل ہے۔

ضلع وائز تفصیل:

1۔ ضلع پشاور: ضلع پشاور میں کل سرکاری زمین 1326 کنال ہے:

➢ میرہ کچوڑی	1064 کنال	یہ زمین بطور بنجر جدید پڑی ہے۔
➢ ٹکڑانمبر 3	130 کنال	109 کنال محکمہ کھیل کے پاس ہے جبکہ 21 کنال عیسائی کمیونٹی کے پاس ہے۔
➢ ہزار خوانی	118 کنال	یہ زمین مختلف ٹکڑوں میں لیز پر ہولڈرز کے پاس ہے۔
➢ ٹکڑانمبر 1	14 کنال	اس زمین کا روح اللہ کیساتھ مقدمہ زیر التواء ہے۔

2۔ ضلع چارسدہ: ضلع چارسدہ میں کل سرکاری اراضی 857 کنال 17 مرلہ ہے جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

3۔ ضلع نوشہرہ: ضلع نوشہرہ میں کل سرکاری اراضی 983 کنال اور 8 مرلہ ہے جس پر غیر قانونی قابضین آباد ہیں۔

4۔ ضلع کوہاٹ: ضلع کوہاٹ میں کل سرکاری اراضی 32988 ایکڑ ہے جس پر کسی نے ناجائز قبضہ نہیں کیاہے۔

5۔ ضلع ہنگو: 13 مواضعات پر رقبہ ملکیت سرکار پر بخانہ کاشت مختلف دخلکاران وغیرہ دخلکاران مالکان قابض چلے آرہے ہیں جس کا کل رقبہ 184978 کنال اور 19 مرلہ ہے۔

6۔ ضلع کرک: ضلع کرک میں سرکاری زمین پر کسی نے قبضہ نہیں جمار کھاہے۔

7۔ ضلع بنوں: ضلع بنوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

8۔ ضلع لکی مروت: ضلع لکی مروت میں کل سرکاری اراضی 7717 کنال اور 16 مرلہ ہے جس میں صرف 98 کنال اور 2 مرلہ پر سرکار کا قبضہ نہیں ہے باقی ماندہ پر سرکار کا قبضہ ہے۔

9۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان: ضلع ڈی آئی خان میں مواضعات کرائی، حافظ آباد، حسہ، دیال، شور کوٹ میں سرکاری اراضی پر مختلف سرکاری محکمہ جات قابض ہیں اور کچھ پر عام آدمی جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

10۔ ضلع ٹانک: ضلع ٹانک میں کل سرکاری اراضی 153120 کنال اور 12 مرلہ ہے جس میں 23100 کنال اور 2 مرلہ زرعی اراضی ہے اور 130020 کنال اور 10 مرلہ غیر ممکن اراضی ہے جس پر کسی کا ناجائز قبضہ نہیں ہے۔

11۔ ضلع مردان: ضلع مردان کی سرکاری زمین کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

12۔ ضلع صوابی: ضلع صوابی کی سرکاری زمین کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

13۔ ضلع ملاکنڈ: ضلع ملاکنڈ میں ابھی تک بندوبست اراضی نہیں ہوئی ہے، لہذا تفصیل معلوم نہیں کی جا سکتی۔

14۔ ضلع سوات: ضلع سوات میں سرکاری زمین پر کسی نے قبضہ نہیں جمار کھا ہے۔

15۔ ضلع دیر لوئر: ضلع دیر لوئر میں تمام سرکاری اراضیات حکومت کے قبضے میں ہیں جو کہ اجارہ داری پر دی گئی ہیں۔ تاحال ناجائز قابضین کے متعلق کسی قسم کی شکایات موصول نہیں ہوئی ہیں۔

16۔ ضلع دیر اپر: ضلع دیر اپر کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

17۔ ضلع چترال: ضلع چترال میں ابھی تک بندوبست اراضی مکمل نہیں ہوئی ہے، لہذا تفصیل معلوم نہیں کی جا سکتی۔

18۔ ضلع شانگلہ: ضلع شانگلہ کی سرکاری زمین کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

19۔ ضلع بونیر: ضلع بونیر میں سرکاری زمین پر کسی نے قبضہ نہیں جمار کھا ہے۔

20۔ ضلع ہری پور: ضلع ہری پور میں کسی سرکاری زمین پر کوئی ناجائز قابضین نہیں ہیں۔

21۔ ضلع ایبٹ آباد: ضلع ایبٹ آباد میں کل سرکاری اراضی 366 کنال ایک مرلہ ہے جس میں سے 357 کنال اور 17 مرلہ سرکاری محکموں کے پاس ہے اور 7 کنال اور 18 مرلہ غیر دخلکاران کے پاس ہے اور 6 مرلہ مقبوضہ اہل اسلام ہے۔

22۔ ضلع مانسہرہ: ضلع مانسہرہ میں کسی سرکاری زمین پر کوئی ناجائز قابض نہیں ہے۔

23۔ ضلع بٹگرام: ضلع بٹگرام میں کسی سرکاری زمین پر کوئی ناجائز قابض نہیں ہے۔

24۔ ضلع کوہستان: ضلع کوہستان میں ابھی تک بندوبست اراضی نہیں ہوئی ہے۔

(ii) اس سلسلے میں حکومت نے ہر ضلع کے ڈی ڈی او آر کو یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ وہ اپنے ضلع کی جملہ سرکاری زمین کی دیکھ بھال کرے اور زمین پر قبضہ کی صورت میں اس زمین کو مافیا سے آزاد کروائے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: و د ریږه ته به جواب ور کوي، لږ صبر۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، اس میں مفتی صاحب نے یہ سوال کیا تھا کہ صوبے کے مختلف علاقوں میں سرکاری جو زمین ہے، اس کے متعلق انہوں نے پوری ڈیٹیل دی ہے ضلع وائز لیکن آخر میں جو بات آئی ہے، بعض جو ڈسٹرکٹس ہمارے صوبے میں جو Non settlement areas ہیں، جن کی Settlement نہیں ہوئی ہے لیکن وہاں پہ کچھ سرکاری زمین جو Acquisition کے پراسیس سے گزری تھی، گورنمنٹ نے اس کو Acquire کیا تھا، خصوصاً ڈی ایچ کیو ہاسپٹل داسو میں، اس کے بارے میں تھا کہ چونکہ یہ Settlement نہیں ہوئی ہے تو گورنمنٹ نے تو Payment کی ہے، ان کی زمین کی Land acquisition کی ہے، اس کی Payment بھی کی ہے اور اس کے باوجود وہاں پر کچھ مافیا کے لوگوں نے سرکاری زمین کو قبضے میں لے لیا ہے، تو اس سلسلے میں ان کو واضح کرنا چاہیئے کہ وہ بھی ایک سرکاری زمین ہے جس پر گورنمنٹ نے باقاعدہ Payment کی ہے، Land compensation دی ہے تو اس سلسلے میں وزیر صاحب ذرا جواب دیدیں تو مناسب ہوگا کیونکہ وہ گورنمنٹ کے لینڈ پر قابض ہیں۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر صاحبہ۔ ڈاکٹر فائزہ رشید صاحبہ۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: جناب سپیکر صاحب، میرا اس میں ایک سپلیمنٹری کوئسچن ہے۔ یہ بات بالکل صحیح نہیں ہے، ہری پور میں بہت زیادہ سرکاری ایسی زمین ہے جس پر لوگوں کا ناجائز قبضہ ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی آنریبل شیر اعظم خان وزیر صاحب۔

وزیر محنت: سر، سرکاری زمین کی سارے صوبے میں Encroachment ہے جس کی تفصیل جواب میں دی گئی ہے لیکن اس سے پہلے میں آپ کے نوٹس میں ایک عرض کروں، اسمبلی بزنس کے تحت اگر

Original questioner جس نے کوئسچن کیا ہو، آنریبل ممبر موجود نہ ہو تو ضمنی کوئسچن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، Any how it is admitted۔ اچھا، جہاں تک قبضے کے بارے میں-----

<u>جناب عبدالستار خان</u>: جناب سپیکر!

<u>وزیر محنت</u>: عبدالستار صاحب! مجھے جواب دینے دو، آپ Rule کو Quote کرنے دو، وہ میں نے Accept کیا، میں نے کہا کہ Any how it is accepted لیکن-----

<u>جناب اسراراللہ خان گنڈاپور</u>: جناب سپیکر صاحب! یہ Mode of asking questions صحیح ہونا چاہیئے۔

<u>وزیر محنت</u>: اب سرکاری زمین پر سارے صوبے میں Encroachment ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ذرا صحیح ہو جائے Mode of asking questions، یہ جو اسراراللہ خان گنڈاپور صاحب نے کہا، اس میں اسراراللہ خان! Mode of 45-----

<u>Mr. Israrullah Khan Gandapur</u>: 45 (3).

<u>Mr. Speaker</u>: "45 (3) If on a question being called, it is not put or the Member in whose name is stands is absent, the Speaker, at the request of any other Member, may direct that the answer to it be given".

<u>Minister Labour</u>: It`s okay Sir, but it depends upon the Speaker, Sir.

(Interruption)

<u>وزیر محنت</u>: نہیں نہیں، رولنگ چیلنج نہیں کرتا ہوں۔ Speaker has to dispense it disinterestedly and independently۔ وہ ہمارا بھی ہے، اگر اپوزیشن کا ہے تو ہمارا بھی ہے، وہ سب کا ہے، سپیکر جو ہے نا، سپیکر صاحب سب ہاؤس کا ہے۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: ہم کب انکار کر رہے ہیں؟

<u>وزیر محنت</u>: لیکن آپ اٹھتے ہیں، انہوں نے آپ کو Allow تو نہیں کیا تھا Properly-----

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: انہوں نے Allow کیا تھا۔

<u>وزیر محنت</u>: نہ، سب سے پہلے ہماری بات سنیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: کوئسچن کی طرف آئیں۔

وزیر محنت: اب سپیکر صاحب جو بھی فیصلہ کرتے ہیں، ہمیں قبول ہے، It is accepted۔ ابھی میں جواب دے رہا ہوں۔ جواب یہ ہے مسٹر بیرسٹر، کہ سارے صوبے میں Encroachment ہے، سرکاری زمینوں پر قبضے ہیں لیکن اس کیلئے اکتوبر 2010 میں ایک نیا آرڈر ہوا ہے، صوبائی حکومت نے وہ نیا قانون بنایا ہے That is more effective, as compared to the previous جو قانون تھا Encroachment Act 1977، اس سے یہ بڑا Effective ہے، اس پر پراسیس شروع ہے لیکن کیس ٹو کیس کی بات ہے۔ جہاں سٹیٹ، مطلب ہے سٹیٹ آ گے گئی ہے، پھر وہاں Stay order بھی ہے اور جہاں Process in progress ہے تو اس میں سے بہت سے ان شاء اللہ In the near future قبضے وصول بھی ہو جائیں گے اور Encroachments جو ہیں نا Remove بھی ہو جائیں گی لیکن یہ ایک ایسی بات ہے کہ یہ پاکستان بننے سے یہ قبضے چلتے آرہے ہیں، Tenants کے حوالے سے خاصکر لیکن عدالت میں لوگ جا کر اکثر Stay لیتے ہیں اور اس سلسلے میں مؤثر قانون سازی ہوئی ہے جس پر اب پراسیس جاری ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی نور سحر صاحبہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! یہ جس طرح کہ عبدالستار خان نے کہا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ یہ ساری زمینوں پر جس طرح قبضہ کیا گیا جناب سپیکر، یہ کہہ دیں کہ ہم ناکام ہو گئے ہیں یہ کام کرنے میں، ہم یہ کام نہیں کر سکے۔ سٹیٹ کی پراپرٹی پہ لوگوں نے قبضہ کیا ہوا تھا زور سے، وہ قبضہ ہے، یہ اپنی ناکامی مانیں اور کہیں کہ آنے والے لوگ کریں گے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے چند ہفتوں میں کرنا ہے، ان کے پاس تو سر چند ہفتے بھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی 'نیکسٹ' کوسچن، نور سحر صاحبہ! سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 130۔

جناب سپیکر: جی۔

* 130 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پراونشل فارسٹ انسٹیٹیوٹ سٹوڈنٹس ویلفیئر فنڈ خرچ کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ چار سالوں میں مذکورہ فنڈ سے خرچ شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) پی ایچ ڈی انوائر نمنٹل سائنسز میں داخلے کیلئے لازمی تعلیمی قابلیت بتائی جائے اور داخل شدہ افراد کے نام بمعہ تعلیمی قابلیت، نیز مذکورہ داخلہ معیار پر پورا نہ اترنے والے افراد کے نام اور ان کے داخلے کی وجوہات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات)</u>: (الف) پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ میں سٹوڈنٹس ویلفیئر فنڈ نام کا کوئی فنڈ نہیں ہے۔

(ب) (i) چونکہ (الف) کا جواب نفی میں ہے اسلئے مذکورہ فنڈ سے اخراجات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ii) پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ میں پی ایچ ڈی انوائر نمنٹل سائنسز کی کوئی تعلیم نہیں دی جاتی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, any supplementary?

<u>محترمہ نور سحر</u>: یس سر۔ سر، انہوں نے یہاں پر بالکل Deny کیا ہے کہ ہمارے پاس کوئی فنڈ اس طرح کا PFI والا فنڈ نہیں ہوتا ہے۔ تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ کے پاس جو فیس جمع ہوتی ہے بچوں کے داخلے کی اور ان کے داخلے کا جو فنڈ ہوتا ہے تو وہ کہاں جاتا ہے، جب یہ فنڈ نہیں ہے تو کہاں خرچ ہوتا ہے وہ فنڈ؟-----

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, honourable-----

<u>محترمہ نور سحر</u>: اور اس میں بہت انکوائری بھی ہوئی ہے اور بہت کرپشن بھی ہوئی ہے لیکن انہوں نے Deny کیا ہے، میں حیران ہوں کہ کس طرح Deny کر رہے ہیں؟

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, honourable Wajid Ali Khan Sahib, Minister for Environment.

<u>جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات)</u>: محترم سپیکر صاحب، دوئ چې کوم سوال کړے دے، د هغې جواب ورته مونږه واضحه ورکړے دے خو دا چې دا سوال په کومه طریقه کول غواړی، دا پرې پوهه نه ده، دا ویلفیئر جدا شے دے او فنډ جدا شے دے۔ دویم چې دوئ په دې سوال کښې، د دې دا دویم جز دے، فارسټ انسټیټیوټ کښې دا پی ایچ ډی، نو دا جی دا انوائرونمنټ ډیپارټمنټ کوی او په منسټری آف انوائرونمنټ کښې دا فرق نشی کولے۔ منسټری آف انوائرونمنټ چې ده، د دې لاندې دا ډیپارټمنټ کار کوی، انوائرونمنټ ډیپارټمنټ چې دے، دا په پیښور یونیورسټی کښې دے نو هلته پی ایچ ډی کیږی، دلته پی ایچ ډی نه کیږی، دلته خو د ډی ایف او او د رینجر سټډی کیږی او هغوی ته په دیکښې ورکوی نو دوئ لږ زما خیال دے، دا سوال ئے کنفیوز دے نو که دا لږ کلیئر کټ

سوال راوړی چې دا څه غواړی، زه به هغه شان جواب ورله ورکړم ځکه چې په منسټری آف انوائرونمنټ کښېPFI ده او په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې چې ده، هغه انوائرونمنټل ډیپارټمنټ دے په پشاور یونیورسټئ کښې نو پی ایچ ډی یا بی ایس سی دا هلته کیږی، دلته خو تش بی ایس سی او ایم ایس سی کیږی د ډی ایف او پوسټ د پاره جی۔

جناب سپیکر: شکریه کلیئر شو جی۔ مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر جی معلوم خو نه دے راته سم۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: مخکښې تیر شوے دے دا اوس۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جی په دیکښې ما صرف دا گزارش کولو چې دا دوه حلقې دا سې دی چې په دیکښې پټواریان نشته۔

جناب سپیکر: دا سوال نمبر لږ اول اووایه۔

مفتی سید جانان: سوال نمبر 02۔

جناب سپیکر: جی۔

* 02 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ٹل کی چندیونین کونسلوں کے پٹواری اپنے حلقہ پٹوار کی بجائے دوآبہ بازار میں کام کرتے ہیں جوکہ علاقہ کے لوگوں کیلئے تکلیف کا باعث ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوتو:

(i) کن کن یونین کونسلوں کے پٹواری اپنے حلقوں کی بجائے دوآبہ میں کام کرتے ہیں، نیز حلقوں کے نام بھی بتائے جائیں؛

(ii) آیا حکومت پٹواریوں کے اس عمل سے بے خبر ہے یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر مال واملاک) (جواب وزیر محنت نے پڑھا): (الف) تحصیل ٹل کے کل آٹھ پٹوار حلقے ہیں جن میں صرف دوپٹوار حلقہ کے پٹواری حلقہ کی بجائے دوآبہ بازار میں کام کرتے ہیں۔

(ب) (i) یونین کونسل کربوغہ شریف، تورہ وڑی جو کہ پٹوار حلقے بھی ہیں، کے پٹواری حلقہ کی بجائے دوآبہ میں کام کرتے ہیں۔ چونکہ حلقہ جات کربوغہ شریف، تورہ وڑی کے سرکاری پٹوار خانہ جات مسمار ہو چکے ہیں، بدیں وجہ پٹواریان اپنے حلقوں کی بجائے دوآبہ میں کام کرتے ہیں۔

(ii) مقامی انتظامیہ / صوبائی حکومت کو اس کا علم ہے، اسی بناء پر اے ڈی پی سکیم برائے تعمیر پٹوار خانہ جات منظوری کی گئی ہے جس سے ان پٹوار حلقوں کی تعمیر کی جائے گی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary? سپلیمنټري اوس اووایئ۔

<u>مفتی سید جانان</u>: سپلیمنټري سوال جی دا دے چې دلته کښې دوه ځایونه داسې دی، یو کربوغه شریف او توره وړئ، د دې یونین کونسلو چې کوم پټواریان دی، هغه د دې حلقه پټوار په ځائے باندې بازار کښې ناست دی، دوآبه بازار ورته وائی هلته کښې ناست دی، مطلب دا دے د هغوی خوښه ده چې څه کوی کوی۔ نو زه جی دا وایم چې دا نورو ځایونو کښې لکه مخکښې دوئ په رینټ باندې بلډنګ نیولے وو، هغه ځایونو کښې به دوئ هلته کښې وسیدل او کار به ئے خپل کولو، دفترې به ئے وې نو دا کسان دا دوه حلقو والا کسان د خپل ځائے ته واپس لاړ شی جی، دا مې ضمنی سوال دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل شیر اعظم خان وزیر صاحب۔ ماشاءاللہ۔

<u>وزیر محنت</u>: سر، د آنریبل ایم پی اے صاحب خبره ټهیک ده چې پټواریانو ته پکار دی چې Within estates موضع کښې دننه، حلقې کښې دننه اوسی خو دا خو کیس ټو کیس خبره ده، چې چرته پټوارخانې نشته هغه ړنګی شوې دی، خسته حالت کښې دی، دا خو د ډیر وخت نه دا سلسله لګیا ده نو دوئ په دوآبه کښې ځکه اوسی دا دوه پټواریان چې هلته د دغه دوه علاقو پټوارخانه جات چې دی هغه ړنګې دی او هغه په موقع نشته خو البته د دې د پاره "مقامی انتظامیہ / صوبائی حکومت کو اس کا علم ہے اور اسی بناء پر اے ڈی پی سکیم برائے تعمیر پٹوراخانہ جات منظور کی گئی ہے جس سے ان پٹوار حلقوں کی تعمیر کی جائے گی"، چې کله دا پټوارخانې جوړې شی، دوئ به بیا Within estates اوسی او که آنریبل ممبر صاحب مونږ ته Appropriate building راکوی نو مونږ به پټواریان هلته ورته ولیږو، کلی ته۔

جناب سپیکر: جی مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: جی یوه پټوارخانه شته په ټل کښې، دلن یونین کونسل کښې شته، نورې یونین کونسلو کښې پټوارخانې نشته، هلته ئے په کرایو باندې ځایونه نیولی دی چې دې نورو ځایونو کښې په کرایو باندې اوسی، پکار ده چې په کرایو باندې ورته د کرایې ځایونه، اوس دا ټول کالونه ئے هلته کښې تیر کړل خو دا اوس تقریباً یو کال وشو دې بازار ته راغلی دی، هغو ځایونو ته د واپس لاړ شی۔

جناب سپیکر: بس هدایت ورکړئ کنه جی، هدایت ورکړئ چې لاړ شی، خپلو ځایونو ته لاړ شی۔

وزیر محنت: پټوار خانې سر چې کوم ځائے کښې موجودې دی، هلته پټواریان اوسی خو دا آنریبل ممبر صاحب ته پته ده چې پټوارخانې ډیرې کمې په اے ډی پی کښې منظورېږی۔ د انګریزانو د وخت پټوارخانې، ستاسو سر د خپل کلی به پټوارخانه نه وی، ړنګه به وی۔ ستاسو په علم کښې به وی خو البته که دوئ وائی چې لکه زه داسې Appropriate، نن سبا خو دهشت ګردی هم ده، لکه دے لکه چې کور ورکولے شی یا داسې محفوظ ځائے ورکولے شی، مونږ ته د لیکلی راکړی، سبا به پټواریان ورته ولیږو۔

جناب سپیکر: شکریه۔ مفتی سید جانان صاحب، بل سوال نمبر؟

مفتی سید جانان: زه خو جی، دا سوال خو وشو خو مطمئن نه یم ورنه جی، چې تاسو څنګه وایئ هم هغسې به وکړم۔

جناب سپیکر: پوهه پرې نه شوئ؟

مفتی سید جانان: دا جی 3 نمبر دے جی، سوال نمبر 3 جی۔

جناب سپیکر: دا ممبر صاحب، شیر اعظم خان دا وائی چې ګنی هغه ځائے ته د لاړ شی چې چرته خلقو ته اسانه وی نو د ده خو الیکشن روان دے، دے خوار خو به په الیکشن کښې ګرځی نو پټواری له به ځایونه کوم ځائے ګوری؟

مفتی سید جانان: د پټواری په ذریعه به ئے جی غواړو، چرته نه به فنډنګ کوؤ کنه؟

(قہقہہ)

وزیر محنت: صحیح دہ، ان شاء اللہ ممبر صاحب چې څه رنګه وائی مونږ به دغسې کوؤ۔

جناب سپیکر: څه ټهیک شوه جی۔ بل سوال څه دے جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر 3 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 3 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر معدنیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے مختلف اضلاع میں کوئلے، نمک اور ماربل کی کانوں میں مزدور کام کرتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ مزدوروں کو حکومت پاکستان کے قوانین کے مطابق مراعات دی جاتی ہیں؛

(ii) گزشتہ چار سالوں کے دوران صوبائی حکومت نے ان مزدوروں کو جو مراعات دی ہیں، ان کی تفصیل ایئر وائز اور ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات وفنی تعلیم): (الف) ہاں، صوبے کے مختلف اضلاع میں کوئلہ، نمک اور ماربل کیساتھ ساتھ دوسری معدنیات کی کانوں میں ہزاروں کی تعداد میں مزدور کام کر رہے ہیں۔

(ب) (i) کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو حکومت پاکستان کے قوانین کے مطابق مراعات دی جاتی ہیں۔

(ii) گزشتہ چار سالوں کے دوران صوبائی حکومت نے کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو جو مراعات دی ہیں یا دی جارہی ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے ذریعے جہیز گرانٹ کی ادائیگی۔

2۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر انتظام فولک گرائمر سکولوں میں مفت تعلیمی سہولت۔

3۔ کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو دور جدید کے کام کرنے کے تکنیکی طریقے، حادثات سے بچاؤ اور حفاظتی تدابیر بتانے، نیز دوران حادثہ کان میں پھنسے ہوئے مزدوروں کو بحفاظت نکالنے کیلئے ریسکیو کے

انتظامات بہم پہنچانے کیلئے مائنز ریسکیو اینڈ سیفٹی ٹریننگ سنٹر بمقام جلوزئی ضلع نوشہرہ سال 2008 کے دوران قائم کیا گیا۔

4۔ دوران کام فوت ہونے والے مزدوروں کے لواحقین کو فوتگی معاوضہ کی مد میں مبلغ ایک کروڑ50لاکھ روپے کی ادائیگی ہوئی، اس کے علاوہ 100 کے لگ بھگ فوتگی کے کیسز ورکرز ویلفیئر بورڈ کیساتھ پینڈنگ پڑے ہیں جن پر جلد فیصلہ ہو جائے گا۔

5۔ منصوبہ جات برائے مائنز لیبر / ورکرز:

- صحت کے منصوبے:

کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے علاج معالجہ کیلئے سال 12-2011 اور رواں مالی سال 13-2012 کے دوران سات عدد ڈسپنسریاں بمقام غنڈوتر کو ضلع صوابی، جٹہ اسماعیل خیل اور گلا خیل ضلع کرک بامپوخہ اور باغ ضلع بونیر، جبہ خشک ضلع نوشہرہ اور دیوان سیمنٹ لمیٹڈ حطار ضلع ہری پور میں قائم کرنے کے علاوہ پہلے سے موجودہ ڈسپنسریوں کو اپ گریڈ کر دیا گیا، نیز ایمرجنسی کی صورت میں استعمال کیلئے ایمبولینسز فراہم کی گئیں۔

- ٹرانسپورٹ کی سہولت:

صوبے میں قائم سیمنٹ فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں / ورکرز کام کی جگہ پر لانے اور لے جانے کیلئے رواں مالی سال 13-2012 کے دوران ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کی گئی۔

- تعلیمی وظائف (سکالرشپس)

کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کیلئے جو سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہیں، کو درج ذیل شرح سے تعلیمی وظائف کی مد میں مبلغ 44ہزار روپے سال 12-2011 کے دوران ادا کئے گئے جبکہ رواں مالی سال 13-2012 کے دوران اس مد میں تقریباً 3 لاکھ روپے مستحق طالب علموں کو ادا کئے جائیں گے۔

جماعت	شرح
دسویں جماعت تک طالب العلموں کیلئے	200روپے ماہوار
دسویں جماعت کے بعد طالب العلموں کیلئے	300روپے ماہوار

- آب نوشی کے منصوبے:

درج ذیل اب نوشی کی سکیمیں بھی زیر غور ہیں:

نمبر شمار	مقام	لاگت
01	مائنز ایریا باپموخہ ڈسٹرکٹ بونیر	3.577ملین
02	مائنز ایریا پلوڈھیری ضلع مردان	5.411ملین
03	مائنز ایریا شاہ کوٹ ضلع نوشہرہ	6.026ملین

<u>جناب سپیکر:</u> سپلیمنټری پکښې شته؟

<u>مفتی سید جانان:</u> دا جی ډیر ښائسته جواب ئے راکړے دے جی، زه مطمئن یم۔ ډیر تفصیلی جواب ئے راکړے دے جی۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه۔ (قہقہہ) مفتی سید جانان صاحب، بل سوال څه دے جی؟

<u>مفتی سید جانان:</u> په دیکښې جی-----

<u>جناب سپیکر:</u> سوال نمبر؟

<u>مفتی سید جانان:</u> سوال نمبر دے جی 20۔

<u>جناب سپیکر:</u> 20۔

* 20 _ <u>مفتی سید جانان:</u> کیا وزیر جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ ٹاٹل مین روڈ پر مختلف قسم کے درخت لگائے گئے ہیں؛

(ب) مختلف مقامات پر لوگ اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے درختوں کو کاٹ رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ تین سالوں کے دوران چوری سے کاٹے گئے درختوں کی قسم کی تفصیل اور پکڑے جانے والے لوگوں کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات) (جوب وزیر امور حیوانات نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) امن وامان کی ابتر حالت اور سیکیورٹی اداروں کے کرم اور اورکزئی ایجنسیوں میں متواتر آپریشنز کی وجہ سے منتشر اور بے گھر لوگوں کو کوہاٹ، ہنگو اور ٹل میں آمد اور قیام کی وجہ سے مختلف مقامات پر دیگر سرکاری املاک کیساتھ ساتھ جنگلات کا بھی نقصان ہوتا ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران چوری سے کاٹے گئے جنگلات کے مجرمکاروں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی گئی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل کیسز	رقم
01	عدالتی کیسز کی تعداد62	-/6,39,045روپے
02	جرمانہ شدہ کیسز کی تعداد34	-/3,78,105روپے

مندرجہ بالا عدالتی / جرمانہ شدہ کیسز کی تعداد مکمل تفصیل بمعہ مجرموں کے نام وغیرہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: دا خو جی ما چې کومه خبره کړې ده، ما یو سوال غوښتے دے، "اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ تین سالوں کے دوران چوری سے کاٹے گئے درختوں کی قسم کی تفصیل اور پکڑے جانے والے لوگوں کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے؟" دوئ خو جی ما ته صرف دا کیسونه راکړی دی چې دومره دومره کیسونه دی۔ دیکښې جی د ونو تفصیل نشته چې دا دا ونې دی او واجد علی خان خو شته نه، اخری وخت هم دے خو هلته کښې جی د سړک په غاړه باندې کومې ونې دی جی، د هغه ونو بالکل نن کوتره کول شروع دی جی۔ د آرے مشینونه د خلقو سره دی جی، اوئے وهی د شپې، د دې هیڅ څه پته نه لګی۔ زه د سوال نه مطمئن یم خو د هغه ونو غم جی ضروری دے، بالکل شپه کښې به دا لس پینځلس ونې هر ځائے کښې به کټ کیږی، د روډ غاړه بالکل خالی کیدو باندې روانه ده، حکومت د لږ غوندې دغه ورباندې وکړی جی۔

جناب سپیکر: واجد علی خان کہاں گئے، ابھی تو بیٹھے تھے؟

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات وامداد باہمی): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تاسو؟

وزیر امور حیوانات وامداد باہمی: او جی۔

جناب سپیکر: جی ہدایت اللہ خان۔

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: مهربانی جی، مهربانی۔ سر، دا تفصیل خو جی هغوی مکمل ورکړے دے، پاتې شوه دا چې د دې لاندې پکښې کوم خلق نیولی شوی دی، د هغې پوره تفصیل د هغې سره لګیدلے دے، که مفتی صاحب سره نه وی نو هغه به ورته مونږه مهیا کړو، دا دے شته، ټول تفصیل لګیدلے دے د هغې سره نو نور بهرحال چې دا کوم دوئ سوال کوی نو د هغې پوره پوره جواب شته او که نور څه پکښې وی، بیا هم مونږه، مفتی صاحب د آرډر کوی۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! زما مطلب دا دے چې کټائی شروع ده، حکومت د هغه ذمه دارو کسانو ته اووائی چې دا د بند شی۔

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: صحیح ده جی، دا به فوری وکړو ان شاء الله۔

جناب سپیکر: واجد علی خان۔

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: وشو، وشو جی۔

جناب سپیکر: هغه مفتی صاحب وائی چې ونې د نه کټ کیږی، ډیر بد حال روان دے او مونږه زما په خیال د یو میاشتې راهسې زما دا سیکرټری صاحب پرې انختے دے، د یو سړک په مینځ کښې ونې ولاړې دی، مونږه ورته وایو دا کټ کړئ، هغه نه کټ کوی، دا الټه غونډې قصه روانه ده، دا هلته څه دی او دلته څه دی؟

جناب واجد علی خان(وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: او ډی ایف او د څوک داسې بدمعاش کښینولے دے چې وائی د چا خبره هم نه اوری۔

وزیر ماحولیات: دا کوم ځائے کښې جی؟

جناب سپیکر: په نوښار کښې چرته ناست دے او که پیښور کښې ناست دے خو لږ ئے پوښتنه وکړه۔

وزیر ماحولیات: مونږ خو جی ستاسو د پاره ډیر شے ونې کټ کړې، تاسو وایئ دا روډ جوړ کړئ، هغه ټولې ونې ئے کټ کړې۔

جناب سپیکر: نه دی کټ، اوس هم ولاړې دی۔

وزیر ماحولیات: کټ کړې ئے دی جی۔

جناب سپیکر: دا د کافور ډهیرئ خانان ټول خفه دی جی۔ (قہقہہ) مفتی صاحب دا فریاد کوی چې هغه ونې بالکل کټ کیږی او سړک تشیږی۔ کوهاټ ته۔۔۔۔

وزیر ماحولیات: داسې ده جی، کټائی دوه قسمه ده، یو خو Illegal کټائی وی، یو زمونږه حکومت هغه ونې نیلام کړی او په هغې باندې نیلام وشی او هغه ونې چې دی هغه کټ کیږی او د هغې پیسې چې دی، هغه Provincial exchequer ته راځی نو دے څنګه کټائی وائی چې هغه سرکاری کټائی روانه ده او که نه چې خلق ئے جدا ځان له کټ کوی؟

جناب سپیکر: نه ځان له ئے کټ کوی، په غلا باندې ئے کټ کوی۔

وزیر ماحولیات: داسې به څنګه کیږی جی؟ دا خو۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تاسو څه وایئ؟

مفتی سید جانان: جی زه داسې وایم کنه چې خلق وائی چې "که شپه توره وی نو منې په شمار دی" زه پرون نه هغه بله ورځې راغلے یم، ستاسو هلته که څوک ذمه دار سړے وی، ستاسو هلته که څوک ذمه دار سړے وی، تاسو ئے دومره ولیږئ چې په دې روډ باندې روزانه څومره ونې کټ کیږی؟ خلق جی، د خلقو سره د آرې مشینونه ورسره دی، د شپې ورته رااوځی، دا ونې ټکړې ټکړې یوسی، هیڅ پته ئے نه لګی۔ بالکل د روډ غاړه په خالی کیدو باندې ده جی او دا نه وایم چې چا ټهیکه اخستې ده او په غلا باندې ئے خلق کټ کوی جی۔

جناب سپیکر: Specific Road اوښایئ چې په کوم روډ باندې دی چې دوئ ئے۔۔۔۔

مفتی سید جانان: روډ جی د هغه نه ونیسه جی، د هنګو بازار نه تر دوآبه بازار پورې او خاصکر د هنګو نه چې مخکښې اوځې توخ سرائے، توخ سرائے سره مخکښې ورشې، محمد خواجه مین روډ په دغه باندې پخه کچه پورې۔

جناب سپیکر: جی واجد علی خان۔

وزیرماحولیات: زه به جی د دې رپورټ ان شاء الله درې ورځو کښې رااوغواړم چې په دیکښې څه قسم دغه روان دے او چې کوم Concerned خلق وی، واقعی چې داسې کار کوی، هغوی ته به مونږه سخت نه سخت سزا ورکوؤ۔

جناب سپیکر: شکریه جی، خو دا زمونږ والا ډی ایف او رااوغواړئ چې دا څوک۔۔۔۔۔

وزیرماحولیات: دا به هم رااوغواړو جی۔

جناب سپیکر: دا هم رااوغواړئ جی۔ مفتی سید جانان صاحب، بل سوال څه دے جی؟

مفتی سید جانان: 21 نمبر سوال دے جی۔

جناب سپیکر: بنه جی، په دیکښې، بل سوال پکښې شته جی؟

مفتی سید جانان: یره جی د منسټر صاحب اخری وخت دے، دا د دوئ د پاره زه Withdraw کوم جی۔

جناب سپیکر: Withdraw کوئ۔

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب 03-05؛ ارباب ایوب جان صاحب 03-05؛ غنی داد خان صاحب 03-05؛ عرفان خان درانی صاحب 03-05؛ ثناء اللہ خان میاخیل صاحب 03-05؛ سجاد اللہ خان، ایم پی اے صاحب 03-05۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. 'Call Attention Notices': Ms. Musarat Shafi Advocate, to please move her call attention notice No. 869.

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: یہ تھوڑا پوچھنا تھا کہ نماز پڑھ کے آتے ہیں، چائے شائے پی کر۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: چائے وغیرہ پی کے اور نماز پڑھ کے۔

جناب سپیکر: چلیں بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے، نماز کیلئے جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Ms. Musarat Shafi Bibi.

عبدالاکبر خان! کیوں چائے کا بڑا مزہ آرہا تھا جو اتنی دیر بیٹھے رہے؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: اتنی دور بنایا ہے کہ (قہقہہ)

جناب سپیکر: کال اٹینشن نوٹس نمبر 869۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ضلع کوہاٹ میں موجودہ چلڈرن اینڈ ویمن ہاسپٹل میں چھ ماہ سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے کہ گیس کا کنکشن کاٹ لیا گیا ہے جس سے ہسپتال میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ شدید سردی کے اس دور میں مریضوں کے ساتھ ساتھ ہسپتال کے عملے کو بھی انتظامی امور کو چلانے میں سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ جلد سے جلد اس مسئلے کو حل کروایا جائے۔

محترم سپیکر! دا مسئله ډیره سیریس ده چې دا ما تقریباً تین چار مهینے پهلا دا شے اسمبلی فلور باندې مې راوستل غوښتو خو څه مسئله جوړه شوه، دا چھ سات مهینے نه، بلکه دا کال پوره کیږی، دا مسئله شته او چلډرن او ویمن هاسپټل دے، په دیکښې ډیلیوری کیسز کیږی، هغه کیږی او نه لائټ وی او نه گیس وی پکښې او سخت مشکلات دی او دوئ خپل انسټالمنټس د دې 'بل' والا هغه ئے هم جمع کړی دی، د هغې باوجود گیس محکمه د څه قسم کوآپریشن ته تیاره نه ده۔ Still

جناب سپیکر: وزراء صاحبان میں سے۔۔۔۔۔

وزیر ماحولیات: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: واجد علی خان۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ بھی، میں سمجھا آپ اس کی جگہ جواب دینا چاہتے ہیں۔ مزے تو لینا چاہ رہے ہیں نا، آپ دونوں طرف وہ کر رہے ہیں۔ (قہقہہ) جی واجد علی خان۔

وزیر ماحولیات: محترم سپیکر صاحب، یقیناً دا ډیره اهم خبره ده او ضرورت هم دے چې هسپتال وی او په هغې کښې ګیس کنکشن نه وی نو په هغې کښې خلقو ته خامخا تکلیف هم وی، نو په دې حواله باندې به مونږ د محکمه صحت سره رابطه وکړو چې د دوئ د ګیس دا کنکشن بحال کړی۔

جناب سپیکر: شکریه، واجد علی خان خو ضروری خبره خامخا لږ سبا ورله دا بحال کړئ جی، پرسنل انټرسټ پکښې واخلئ جی۔ میاں صاحب! هغه پریس۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ دا د اے پی پی ملګری دی، د هغوی پیسې نه ملاویږی د مرکز په حواله باندې، دوئ یقین دهانی غواړی۔ مخکښې هم یو ځل ورکړې شوې وه، یو ځل به مونږ بیا ورکړو یقین دهانی ځکه چې خبره ئے د مرکز سره ده۔ که ستاسو اجازت وی نو رابه ئے ولو او د هغوی چې څه مسئله ده، هغه به هم ورته دغه کړو۔

جناب سپیکر: ولې نه جی، تاسو د ځان سره مختیار خان هم بوځئ۔ مختیار خان! لاړ شه ورسره، د میاں صاحب ملګرتیا وکړه۔ عبدالاکبر خان۔ نور سحر بی بی، کال اټینشن نوټس نمبر 872۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ جن طلباء اور طالبات نے ایف اے / ایف ایس سی میں اپنے اپنے گروپ میں ٹاپ پوزیشن، فرسٹ، سیکنڈ اور تھرڈ حاصل کی ہے، ان کو وزیر تعلیم صاحب نے یکم مارچ 2003 کو گولڈ میڈلز دیئے ہیں۔ آیا ان ذہین طلباء و طالبات کو بھی لیپ ٹاپس دیئے جائینگے؟ اگر لیپ ٹاپس نہیں دیئے جائینگے تو ان کا Criteria کیا ہو گا؟

سپیکر صاحب، دوئ داسې دغه روغ کړے دے چې وائی چې د دولسم نه پس چې کوم کسان دی، هغوی له به ورکوؤ نو مونږ وایو چې په دیکښې خو دا پکار دی چې کم از کم پوزیشن هولډرز له خو لیپ ټاپ پکار دے چې کوم میټرک او د ایف ایس سی نه فارغ شی، هغوی له خو ضروری زیات پکار دے چې هغوی له د ورکړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل سردار حسین بابک صاحب، دا آئی ټی سبجیکټ د دوئ دے که ستاسو دے ؟

<u>جناب محمد ایوب خان(وزیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی)</u>: نه جی، د هائر ایجوکیشن دے۔

<u>جناب سردار حسین(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: شکریه، سپیکر صاحب۔ د لیپ ټاپ چې کوم ډسټری بیوشن دے ، Related هم د هائر ایجوکیشن سره دے خو دا خو مونږ ته راغلے دے ، بهرحال وزیر اعلیٰ صاحب د هغې افتتاح هم کړې ده او د هغې د پاره Criteria بالکل مختص شوې ده۔ د هغې افتتاح شوې ده بهرحال د ایف اے / ایف ایس سی یا په هائرسیکنډری سکولونو کښې چې کوم پوزیشن هولډرز دی، د هغې د پاره چې کومه کوټه مختص ده نو ان شاء اللّٰه لسټونه تیار شوی دی، مرحله وار چې کوم خلق، سټوډنټس د هغې د پاره کوالیفائی کوی نو هغوی ټولو ته به لیپ ټاپ ملاویږی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی۔ دا خو ډیر ښه سکیم دے۔ سردارحسین بابک صاحب! دا ښه سکیم دے ځکه خو Appreciate کیږی نو دا هم دغه شان وساتئ۔ زمونږه ایوب خان اشاړی صاحب خو دلته بلها وعدې وکړې خو ور ئے نکړل دې ممبرانو له۔ *ایوب خان اشاڑی صاحب نے تو بڑے وعدے کئے لیکن وہ نہیں، وہ نہیں سنتا؟*

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: *جی میاں افتخار حسین صاحب۔*

رسمی کارروائی

(ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے ملازمین کے مسائل)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، دا چې اوس ستاسو د هدایاتو په رڼا کښې مونږ بهر لاړو، دا قومی خبر رساں اداره، ایسوسی ایټډ پریس آف پاکستان (اے پی پی) چې خلق ئے ټول پیژنی، د تیرو څلورو کالو راسې د هغوی مالی بحران دے او د ډیرو وعدو او د هر څه نه باوجود د هغوی بحران تر اوسه پورې بدستور قائم دے۔ دا د 2010 او 2011 د هغې بجټ او بیا 12-2011 د هغې اضافی شده تنخواګانو بقایاجات، هغه هم تر اوسه پورې دوئ ته ملاؤ شوی نه دی او 13-2012 کښې چې کومې اضافی تنخواګانې وې، هغه تر دې وخت پورې دوئ ته نه دی ملاؤ، لهذا د دوئ د څلورو کالو راهسې د میډیکل بلونه، اوورټائم او نور چې کوم الاؤنسز دی، هغه هم د دوئ بند شوی دی۔ د دوئ په دې دغه کښې وزیر اعظم صاحب یو Initiative اخستې وه چې هغه دیرش کروړه روپئ دوئ ته منلی دی او اعلان ئے کړے وو، هغه تر اوسه پورې د مرکز په فنانس ډیپارټمنټ کښې انختی دی او دا هم هغه سرې فیتې والا مسئله ده نو لهذا مونږه د ټولې اسمبلئ نه دا خواست کوؤ چې وزیر اعظم د دیرش کروړو روپو اعلان کړے دے، زر تر زره د په هغې عمل وشی او فنانس ډیپارټمنټ د په دیکښې نورې تاخیری حربې نه استعمالوی چې د دوئ دا مسئله زر تر زره حل شی۔ دا زه د ټولې اسمبلئ د طرف نه خبره کوم او تاسو هم که په دې باندې څه خبره وکړه نو هغه به ډیره مناسب وی۔

جناب سپیکر: یہ واقعی اہم مسئلہ ہے، اے پی پی ہمارا بہت پرانا اور سینیئر ادارہ ہے تو اگر وزیر اعظم کی 'کمٹمنٹ' ہے تو-----

جناب محمد جاوید عباسی: سر، مجھے بھی اس پر بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: لیکن دو منٹ بات کریں گے، گھنٹہ نہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی سر۔

جناب سپیکر: اذان ہو جائیگی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ چونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور-----

جناب سپیکر: ایک کام کریں، ایک منٹ، یہ دو نمٹالیں تو پھر آپ، ایک منٹ، ایک منٹ رک جائیں۔ آنریبل منسٹر فار فوڈ، کون کرے گا ان کی جگہ ؟۔۔۔۔۔

سید قلب حسن (وزیر خوراک): جناب سپیکر!

ترمیمی مسودہ قانون، مجریہ 2013 کا متعارف کرایا جانا

(اشیائے خورد و نوش پر کنٹرول)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Food, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Foodstuffs Control (Amendment) Bill, 2013.

Syed Qalab-e-Hassan (Minister Food): I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Foodstuffs Control (Amendment) Bill, 2013.

Mr. Speaker: It stands introduced.

رسمی کارروائی

(ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے ملازمین کے مسائل)

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب، جاوید عباسی۔ آپ اچھے ہیں، آٹومیٹک سسٹم ہے آپ کا، ڈسٹرب نہیں ہوتا۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much, janab Speaker۔ بہت شکریہ، آپ نے جو ریمارکس دیئے ہیں۔ (قہقہے) جناب سپیکر، یہ میاں افتخار صاحب نے جس مسئلے کی طرف نشاندہی کی تھی، یقیناً یہ جو ہمارے صحافی بھائی ہیں، ان کا بہت Genuine مسئلہ ہے۔ پہلے بھی اس معاملے کی طرف نشاندہی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، یہ ایک مہینے، دو مہینے، چھ مہینے کا نہیں ہے، کم و بیش چار سال کا یہ مسئلہ ہے۔ ہماری حکومت سے درخواست ہے کہ چونکہ جناب سپیکر، پرائم منسٹر صاحب نے کہا ہوا ہے، اگر وہ پیسے خیبر پختونخوا کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس پہنچ گئے تو پھر تو یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان کو، فوری طور پر ان کو ریلیز کیا جائے کیونکہ وہ ڈیپارٹمنٹ ایسا نہیں ہے کہ وہ اس سے ہٹ کے کام کرتا ہے، یہ ایسا نہیں ہے کہ وہ حکومت کا حصہ نہیں ہے۔ چونکہ میاں صاحب نے یہاں بات کی ہے تو مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ یہ ہائی لیول پر اس مسئلے کو لے کر چلیں گے اور ہم سے بھی جو ہو سکا ان شاء اللہ، یہ ایسا معاملہ کرتے ہیں کہ ہمارے آخری دن ہیں تو کم از کم ان کا یہ Genuine مسئلہ جو ہے جناب سپیکر، اس کو ہم حل کر سکیں۔ میری ایک یہ بھی تجویز تھی کہ اگر ان کے بقایاجات اس طرح حل نہیں ہو سکتے اور پیسے

زیادہ نہیں ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس تو ہم مشترکہ سنٹرل گورنمنٹ کو ایک ریکویسٹ بھیج سکتے ہیں، ریکوزیشن کی شکل میں وہ بھی ہم کر سکتے ہیں۔ یہ ہمارے صوبے کے جو ہمارے دوست ہیں، صحافی ہیں، صحافیوں کا معاملہ ہیں، یہ معاملہ ہمیں ہر لیول پر اٹھانا چاہیئے اور اٹھا کر بات کرنی چاہیئے اور وہ وہاں تک اگر ہو سکتا ہے تو پھر بھی تو میاں صاحب سمجھتے ہیں اور لودھی صاحب، تو ہم متفقہ طور پر یہاں ایک ریکویسٹ بھی بھیج سکتے ہیں سنٹرل گورنمنٹ کے پاس کہ وہ یہ معاملہ فوری طور پر نمٹائے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ جناب سپیکر، یہاں موجود ہے تو پھر تو مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ ایک دو دنوں کے اندر اندر تو پھر تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہونا چاہیئے فوری طور پر، میاں صاحب نے کہا ہے کہ یہ Red tapism کو انہوں نے، Red tape کا اشارہ دیا کہ شاید یہ ان کا اشارہ تھا، وہ اشارہ ضرور اپنی جگہ پر کارآمد ہو گا لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم سارے اس کی نشاندہی کرتے کرتے ہمارا وقت گزر جائے۔ یہ ہمارا کام ہے، حکومت کا کام ہے کہ وہ ان کو اپنی جگہ پر لا کر ان کو کے کہ ٹھیک ہے قانون کی جو Formalities ہیں، جو Codal formalities ہیں، وہ ضرور پوری کی جائیں لیکن ایسا نہ ہو کہ ہمارے جو دو تین ہفتے رہ گئے جناب سپیکر، اس کو بھی اسی کے اندر ڈال دیں اور یہ ٹائم، وہ بھائی کہہ رہے ہیں کہ وقت گزر گیا سمری کا اور اس کے بعد کچھ نہ ہو سکے، تو مجھے چونکہ میاں صاحب کی Capability اور ان کی اس پر بہت ہی بھروسہ ہے اور مجھے یقین ہے ان شاء اللہ کہ میاں صاحب نے یہ معاملہ اٹھایا تو اس میں بہتری آئیگی۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: انور خان صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: سپیکر صاحب! یو منٹ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: کیا جی؟ جی جی، میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ انہوں نے ایک بات کر دی تو اس ضمن میں چونکہ انفارمیشن سے ہی اس مسئلے کا تعلق ہے، مجھے بہت دکھ ہو گا کہ جب ہم نے ٹی وی کیلئے خیبر پختونخوا ٹی وی، جس طریقے سے ہم نے ریڈیو کا آغاز کیا تو خیبر پختونخوا کی حکومت نے ٹی وی کیلئے پیسے بھی رکھے ہیں، ہم نے جگہ بھی ڈھونڈ لی ہے، تین مہینے، چار مہینے ہو گئے کہ اس کی سمری مرکزی انفارمیشن وزیر کے دفتر میں پڑی ہے، ہم نے کوشش بھی کی کہ ان سے ملاقات ہو سکے، ملاقات نہ ہو سکی، ان کی بہت سرگرمیاں ہونگیں لیکن یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے کہ پیسے بھی رکھے ہیں، جگہ بھی ہے، صوبہ کی سطح پر ایک، جب اٹھارہویں

ترمیم ہوچکی ہے تو ٹی وی بھی ہونا چاہیئے، تو اگر آج اس مسئلے کو انہوں نے کہا کہ آپ بھی حل کر سکتے ہیں، کاش یہ شروع کے دن ہوتے تو جاوید بھیا بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، آخر میں بہت ساری آنکھیں بدل جاتی ہیں اور جاتے جاتے مشکلات بھی بہت ہو جاتی ہیں، تو میں یہی کہونگا کہ سرخ فیتے کے حوالے سے بھی لیکن ہمیں اپنی، یہ جو ایک ہفتہ رہا ہے، اس میں اپنی Efficiency بڑھانی ہے یعنی اس کو صرف گزارنا نہیں، جو کام ہم نہ کر سکے، اگر ان چار پانچ دنوں میں ہم کر سکے تو ان کی Priority بھی ہے لیکن خیبر پختونخوا کی ٹی وی کے حوالے سے سب کچھ تیار پڑا ہے۔ سپیکر صاحب، آپ کی وساطت سے، اسمبلی کی وساطت سے صرف ان کو Approval دینی ہے، نہ ان سے پیسہ مانگنا ہے، نہ ان سے کوئی بلڈنگ مانگنی ہے، سب کچھ اے ڈی پی میں موجود ہے، اگر یہ ہم نہ کر سکے تو یہ مجھے بہت دکھ ہوگا اور اس دکھ کے ساتھ آج مجھے کہنا پڑتا ہے کہ مجھے چار مہینے انتظار کرنا پڑا لیکن وہ بات میں نہ کر سکا جس کیلئے میں تمام تیاری کر چکا ہوں۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اگر پرسوں آپ مجھے یاد کرائیں گے تو میں شاید اس کے پیچھے خود چلا جاؤنگا اور آپ کیلئے یہ مسئلہ حل کرونگا۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جی لودھی صاحب، قلندر خان لودھی صاحب۔ حاجی قلندر خان لودھی صاحب کا مائیک آن کریں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر، میں تو بات صحافی بھائیوں کے، ان کے جو حالات واقعات بیان کئے گئے، ان پر کرنا چاہتا تھا لیکن آپ نے یقین دہانی کرا دی ہے کہ میں پرسوں ان کا مسئلہ حل کر دونگا تو میرا خیال ہے، پھر میں اس کو ابھی اور ماشاءاللہ اس سے پہلے بھی جو آپ نے 'کمٹمنٹ' کی ہے، اس کو آپ نے پورا کیا ہے تو چونکہ یہ پیسے کا جو مسئلہ ہے، یہ بڑا سخت ہوتا ہے، مجبوری ہے ہر ایک کی، اب ضرورت ہے تو اس کو ہر حال میں آپ کر کے دیں گے۔ اس کے ساتھ جو میں سیکنڈ ایک بات کرتا ہوں اور میں توجہ چاہونگا میاں صاحب کی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ میں نے، اپنے صوبے کی ٹی وی کا مسئلہ کہا ہے، ان کا مجھے پورا معلوم نہیں ہے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> وہ یہ دیں گے آپ کو جی، لیکن میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کے ٹیلی ویژن کیلئے ہم جائیں گے جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: لیکن جناب سپیکر، میں ایک اور اہم مسئلہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو بھی ساتھ لیکر نتھی کریں گے ان شاء اللہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: تو میرا جو دوسرا مسئلہ ہے جناب سپیکر، ہم ہر وقت آپ کے جو اچھے کام ہیں، آپ نے اچھے طریقے سے ہاؤس کو چلایا، ہمیں ایک عزت دی، ہم نے بھی 'کوآپریٹ' کیا اور اس اسمبلی میں جو بھی ہیں، اس ہاؤس کا ایک وقار تھا، اس کو اور بڑھانے کی کوشش کی۔ دوسرے صوبوں کی مثال علیحدہ ہے لیکن اس میں جناب سپیکر، یہ سب کچھ کہ بڑی اچھی اسمبلی، آپ کے Lawns بڑے اچھے ہیں، آج جو پھول ہم دیکھ رہے ہیں، یہ بڑا اچھا اور اسمبلی میں آپ نے جو غیر ضروری برآمدے تھے، ان کو ہال بنایا اور ہماری Seating کیلئے بڑی اچھی جگہ بنی اور بہت کچھ، لیکن اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، آپ کے سٹاف کا ہمارے ساتھ انتہائی اچھا رویہ رہا ہے، ایک کلاس فور سے لیکر سیکرٹری صاحبان تک اور پھر سینیئر سیکرٹری تک سب نے ہمیں بڑی عزت دی، ہماری باتیں سنیں اور بڑے اچھے طریقے سے 'کوآپریٹ' کیا، ابھی تک میرے خیال میں اس ہاؤس میں کسی کے متعلق کوئی شکایت ہم نے آپ کے سامنے نہیں رکھی تو اس کا مطلب ہے کہ یہ باتوں باتوں میں سب کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔ تو میری یہ گزارش ہوگی، ہاؤس کے سامنے میں یہ بات رکھتا ہوں اور سارے ہاؤس سے میں یہ چاہونگا اور گورنمنٹ سائڈ سے بھی کہ اتنا اچھا انہوں نے کام کیا، پانچ سال ہمارے ساتھ 'کوآپریٹ' کیا ہے، ایک کلاس فور سے لیکر میں نے کہا کہ سیکرٹری اور سینیئر سیکرٹری تک اور بڑا کوآپریشن اور بڑی اچھی بات اور یہ صحافی بھائیوں کا جو مسئلہ ہے، وہ بھی اپنی جگہ بہت اہم ہے لیکن ہم ان کو تو کچھ دینا چاہتے ہیں۔ تو میری یہ گزارش ہے ہاؤس سے، گورنمنٹ سے آپ کے توسط سے، آپ کی وساطت سے کہ اگر ایک ایک تنخواہ ان سب کو، ان کو ایک ایک تنخواہ کا اعلان، کل ہم ملیں گے سی ایم صاحب سے، آپ بھی، تو یہ ایسا ہے کہ اس کی طرف سے کوئی Undertaking دے دیں کہ سب سٹاف کو جی، کلاس فور سے لیکر سینیئر سیکرٹری تک انہوں نے بہت کوآپریشن کیا ہمارے ساتھ، ہمارے بڑے مسئلوں میں اور ان کے متعلق کوئی شکایت ہم نے نہیں کی۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ کوشش ہوگی۔

حاجی قلندر خان لودھی: تو پھر ان کو ایسی چیز بھی دینی چاہیئے کہ جو ریکارڈ میں رہ جائے، صرف ایک ایک تنخواہ جی۔

جناب سپیکر: کوشش ہوگی ان شاء اللہ۔ انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږه 'پریزنټ' گورنمنټ، 'کوئلیشن' گورنمنټ چې کوم ترقیاتی کارونه کړی دی یا په څومره احسن طریقې سره چې حکومت چلیدلے دے، هغه آن ریکارډ کارونه شوی دی، ډیر ښه کارونه هم شوی دی خو جناب سپیکر صاحب، ځنې مسئلې داسې دی چې کله نه زمونږه ورځې کمیږی یا میاشت پاتې کیږی یا شل ورځې پاتې کیږی، داسې افسران زمونږه په ډسټرکټ کښې شته چې هغوی جان بوجھ کر خپل کارونه په وخت باندې ونکړل او دې وخت ته ئے رااورسول، اوس هغوی لګیا دی چې حکومت بدلیږی۔ زه په دیر کښې بابک صاحب دلته ناست دے، د هغه توجه هم غواړم۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږه ډسټرکټ ایجوکیشن آفیسر چې کوم دے، کوم پروموشن چې حکومت استاذانو له ورکړے وو، هغه د هغې ایډجسټمنټ کوی نو په هغې باندې جی، دلته کښې ملک حیات صاحب ناست دے، هغه به پرې خبره کوی، باقاعده Openly هغوی جی د استاذانو نه پیسې اخستل شروع کړی دی۔ مونږ ته دا خبره شوې وه چې کله زه ایډجسټمنټ کوم نو زه به تاسو سره کښینم او ټول دغه به کوم، تاسو به مطمئن کوم چې یره زه په میرټ باندې کارکوم لیکن نن د سوات نه راغلے وو او مونږ چې وکتل په 28 تاریخ باندې ئے آرډرونه ویستلی وو، زمونږ نه منکر دے جی۔ اوپن جی پیسې ئے شروع کړې دی او په هغې باندې آرډرونه کوی۔ بل کلاس فور چې وو، د یو کال نه زمونږ سکولونه خالی پراته دی جی، Militancy او فلډ چې زمونږ ملاکنډ ډویژن څومره خراب کړے وو، خاصکر فلډ او Militancy د وجې نه هغه سکولونه چې د یو کال نه تیار دی، ده ته Handover شوی دی او کلاس فور تر اوسه پورې پرې مونږه، زه د ډیډک چیئرمین یم جناب سپیکر صاحب، د ډیډک په میټنګ کښې هغه زمونږ سره دا 'کمټمنټ' کړے وو چې په 18 نومبر پورې به زه دا ایډورټائزمنټ کوم او دا سیټونه به ډکوم لیکن هغه کلاس فور که سبا دغه سکولونه خدائے د نکړی، خدائے د نکړی حکومت یو سکول چې آبادوی، په هغې څومره خرچه راځی او دغه سکولونه سبا د چوکیدار د بهرتئ د نه کیدو د وجې نه سبا دغه سکول ته نقصان اورسی یا ئے دهشت گرد په بمونو باندې والوزوی نو د هغې به هم دغه ډسټرکټ ایجوکیشن آفیسر ذمه

وار وی۔ بل جناب سپیکر صاحب، زه به دا درخواست کوم، منسټر صاحب هم دلته ناست دے چې دغه ایجوکیشن آفیسر چې هغه Openly د خلقو، استاذانو نه 20 هزار روپئ ریټ ئے مقرر کړے دے، چې سړے ورځی او د حقیقت ځائے ګوری نو دا ډیر اخری وخت کېنې زمونږه هغه کارنامې چې کوم پینځه کاله مونږ محنت کړے دے په څه طریقه کېنې، په فلډ کېنې، په Militancy کېنې زمونږه هلته کېنې کومه کار ګزاری ده نو د دغه سړی د وجې نه زمونږه ټوله کارکردګی چې کومه ده، خړه وړی او بدنامی پرې زمونږ د حکومت کیږی نو زه به دا درخواست کوم جناب سپیکر صاحب چې د هغه خلاف د ایکشن واخستے شی۔ منسټر صاحب ته هم دا درخواست کوم چې د خدائے د پاره جی د دغه سړی نه مونږه خلاص کړه او مونږ له یو داسې ایماندار سړے راکړه چې زمونږه دا ضلع وچلوی۔ ډیره مهربانی۔

جناب فضل اللہ خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی فضل الله صاحب، ستاسو هم، آپ بھی ایجوکیشن پر بولنا چاہ رہے ہیں، کون؟

جناب حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: حیات خان، تاسو پرې وایئ؟

جناب حیات خان: جی جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب حیات خان: شکریه سپیکر صاحب چې تاسو ما ته د خبرو کولو اجازت راکړو۔ انورخان صاحب چې کومې خبرې ته اشاره وکړه، زمونږه صوبائی حکومت ډیره ښه فیصله کړې ده چې مختلف ټیچرز ته ئے سکیلونه بړهاؤ کړل چې د هغې سره د هغوی تنخواګانې به هم بړهاویږی او هغوی ډیر زیات خوشحاله وو په دې باندې خو بل طرف ته زمونږه د دیر اپر ډسټرکټ ایجوکیشن آفیسر چې هغه د ډیر وخت نه هلته تعینات دے او مونږ وخت په وخت د هغه خلاف دلته 'کمپلینټس' زمونږ منسټر صاحب ته راوړی دی او اوس دې ځل له چې کوم ایډجسټمنټ کیدو نو د پالیسئ نه هټ کر هغه ایډجسټمنټس کړی دی او څنګه چې انور خان صاحب اووئیل نو د دې خبرې زه هم تصدیق کوم چې فی کس هغه چې

ایډجسټمنټ د خپل 'چوائس' غواړي نو 20 هزار روپئ د فی کس نه اخلي او هغه ته د هغه د 'چوائس' ایډجسټمنټ ورکوی د پالیسئ نه هټ کر، ځکه چې پالیسی د صوبائی حکومت هم دا ده چې سینیئر 'موسټ' کس چې کوم وی، هغه به هغه سکول کښې هیډ ټیچر پاتې کیږی او بل به ورپسې بل ځائے ته ځی خو هغه داسې نه دی کړی بلکه د جونیئر کس نه ئے 20 هزار روپئ اخستې دی، هغه ئے پاتے کړے دے او بل کس چې دے نو هغه ئے د هغه ځائے نه لرې کړے دے چې د هغه په میرټ باندې حق کیدو۔ څنګه چې انور خان صاحب اووئیل، مونږ ته هغوی دا باور راکړے وو چې زه به تاسو سره کښینم او دیکښې به زه د میرټ مطابق چې په میرټ څه دی، ستاسو د صوبائی حکومت پالیسی څه ده، د هغې مطابق به زه ایډجسټمنټ کوم خو نه ئے په میرټ باندې وکړل او نه ئے د صوبائی حکومت د پالیسئ مطابق وکړل، په هغې کښې مونږ ته په حلقه کښې ایشوز جوړ شوی دی او خلق ئے رانه خفه کړی دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سردار، آنریبل سردار حسین بابک صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہں جی؟

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر صاحب! میری بھی ایک عرض ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ دیر کا مسئلہ حل ہو جائے، پھر اس کے بعد آپ بولیں، پہلے دیر کا یہ۔ جی سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: شکریه، سپیکر صاحب۔ انور خان صاحب او ملک حیات صاحب چې کوم طرف ته اشاره وکړه خو حقیقت دا دے چې دا خو ډیره زیاته بده خبره ده او بیا ملک حیات صاحب او انور خان صاحب خو زمونږه عوامی نمائندګان دی او د دې هاؤس ډیر محترم ارکان دی، که داسې وی، دا کومه خبره چې دوئ کوی، زه به تاسو ته هم دا خواست کوم چې Nepotism، څنګه چې پرون دلته ما وئیلی وو چې مونږ کوم اپ ګریډیشن او پروموشن پالیسی ورکړې ده، په هغې کښې نه د سفارش ګنجائش شته، نه پکښې د رشوت ګنجائش شته، زه داسې پوره پوره د دوئ د دې خبرې ملګرتیا په دې

حواله هم کوم، ظاهره خبره ده دا په دې دومره ذمه واره فورم چې دوئ دا خبره کوی نو انکوائری به هم کوؤ، هر څه به کوؤ او زما خو به تاسو ته بیا درخواست دا وی چې په فوری توګه باندې دغه ای ډی او ایجوکیشن چې دے، د هغه د سسپنشن آرډر وکړئ او انکوائری پرې هم کنډکټ کړئ او زما تاسو ته دا هم بیا خواست دے چې دلته د سټینډنګ کمیټۍ چیئرمین صاحب هم ناست دے چې نور Thoroughly بیا دا مونږه وګورو ځکه چې دوئ چې کومه خبره کوی چې 20 هزار روپۍ اخلی او په خپله خوښه باندې هلته پوسټنګ کوی، د پالیسۍ Against لګیا دی نو زه بالکل ورسره مرسته کوم، بلکه دا خواست هم کوم چې په کومه ضلع کښې هم خاصکر په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې یو افسر داسې که وی نو چې په فوری توګه باندې دا هم زمونږ د ټولو ارکانو ذمه واری ده چې هغه مسئله دلته هم راوړو خو چې نیب ته هم مونږه خپل دغه دغه ورکوؤ، انتی کرپشن ته هم دغه ورکوؤ چې بیا هیچا ته دا جرات نه کیږی چې مونږ یو 'ټرانسپیرنټ' نظام چې دے د هغې دلته کوشش کړے دے، مونږ دا کوشش کړے دے چې د کرپشن مخ نیوے وکړو۔ چې کوم افسران دا قسم له واردات کوی، طریقه واردات کوی، پکار دا ده چې مونږ سخت نه سخت سزا ورکړو۔ لهذا سپیکر صاحب، زما به تاسو ته دا درخواست وی چې د سټینډنګ کمیټۍ چیئرمین صاحب هم په دې مسئله باندې که ممکنه وی چې خپل میټنګ په فوری توګه باندې رااوغواړی۔ ممبران صاحبان چې دی، ممبران صاحبان چې دی چې هغه ورته هم راشی او هغه افسر چې دے چې هغه ورته هم راشی۔ مهربانی جی۔

__جناب سپیکر:__ *شکریہ جی۔ ویسے تو آپ کو خود ہی اس پر ایکشن لیناہی چاہیئے لیکن آپ نے جو کہہ دیا تو سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ، مختیار علی خان صاحب ہیں؟ وہ تو دودن میں مختیار علی خان! آپ اور میرے جو اور معزز اراکین سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران ہیں، وہ جمعرات کے دن ضرور اس میٹنگ کو رکھیں۔ ایبٹ آباد کا بھی مسئلہ ہے۔ کل عنایت خان جدون صاحب کہہ رہے تھے اور آج سردار نلوٹھا صاحب بھی اسی کیلئے کھڑے ہورہے ہیں تو ایبٹ آباد کا اور دیر کا مسئلہ فوری اس کمیٹی میں اٹھایا جائے اور جو بابک صاحب کہتے ہیں تو میں خود بھی ادھر گورنمنٹ سے وہ کہوں گا کہ فوری طور پر ان کو تو 'سسپنڈ' کیا جائے، فوراً لائن حاضر کیا جائے کہ ان دونوں کو کمیٹی کے سامنے حاضر کیا جائے۔*

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایبٹ آباد اور دونوں ہو گئے ہیں نا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ایبٹ آباد کے بارے میں تو کل عنایت خان صاحب نے ادھر میرے خیال میں اسمبلی میں بات کی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا ادھر پیسوں کا مسئلہ نہیں ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں سر، کل اجلاس میں اسی لئے نہیں آ سکا ہوں، ایبٹ آباد میں کل بہت بڑا ہنگامہ ہوا ہے، شاید آپ کے نوٹس میں بھی آیا ہوا ہو گا کہ ٹیچرز صاحبان نے ای ڈی او آفس پہ، وہاں پر ان کی آپس میں بہت بڑی لڑائی ہوئی ہے، کمشنر صاحب اس میں Involve ہوئے، میں خود بھی گیا، دس دن کی ہم نے مہلت ان سے لی کہ میں کل اسمبلی میں منسٹر صاحب سے بھی بات کروں گا۔ سر، اس طرح ہوا ہے کہ جو پروموشنز ہوئی ہیں ٹیچرز حضرات کی، اس میں وہ دور دراز، اس میں وہ ٹیچرز حضرات دور دراز علاقوں میں چلے گئے ہیں یعنی دس دس، بیس بیس کلومیٹر دور تو اب سر وہ حاضری نہیں کر رہے ہیں سکولوں میں، جس کی وجہ سے بچوں کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے۔ تو میری منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ پروموشنز ٹھیک ہیں جس طرح پالیسی سے ہوئی ہیں لیکن انہیں فی الحال اپنے اپنے مقامات پر جہاں جہاں وہ ڈیوٹی کر رہے ہیں، ان ٹیچرز حضرات کو وہاں پر چھوڑا جائے تاکہ بچوں کی تعلیم متاثر نہ ہو۔ ایک سسٹم جو چل رہا ہے، وہ بری طرح متاثر ہو گیا ہے۔ کل سارا دن ایبٹ آباد میں لڑائی بھی ہوئی ہے، اسلئے اس معاملے کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا یہ نہیں، ایبٹ آباد میں یہ پیسوں والا چکر تو نہیں چل رہا؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہیں نہیں، وہ نہیں ہے سر، یہ مختلف ہے ایبٹ آباد والا۔

جناب سپیکر: اچھا، چلو اچھی خبر ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، ہاں جی، بس ان لوگوں کیساتھ زیادتی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ یہ پروموشنیں بالکل ٹھیک ہیں اور سپیکر صاحب، مانسہرہ اور ہری پور میں کسی ٹیچر کی ٹرانسفر نہیں ہوئی ہے، پروموشنیں ان کی ہوئی ہیں، ان کو اپنے اپنے مقامات تک، جدھر وہ کام کر رہے ہیں، ادھر ہی چھوڑا گیا ہے تو ایبٹ آباد والے ٹیچرز حضرات کو بھی اپنے اپنے سٹیشن پر چھوڑا جائے، یہ منسٹر صاحب سے درخواست ہو گی۔

جناب سپیکر: Mondayکو، په کومه یوه ورځ باندې، جمعه؟

جناب محمد جاوید عباسی: جمعرات سر، جمعرات۔

جناب سپیکر: جمعرات ٹھیک ہے یا آپ کی جو، مختیار علی خان کو جو Suit کرتا ہے کیونکہ سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین وہ ہیں نا۔ جمعرات ٹھیک ہے یا جمعہ ٹھیک ہے ؟

جناب مختیار علی خان ایڈوکیٹ: جمعرات جی۔

جناب سپیکر: ښه جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔ہاں ان کو سب کو بلائیں گے جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! ایبٹ آباد کے مسئلے پر تو کل میں نے یہاں پر ڈیٹیل سے بات کی تھی، وہاں کل نلوٹھا صاحب میرے خیال میں نہیں تھے، عنایت خان نے بات کی تھی، اگر اس طرح کی کوئی پالیسی کے Against انہوں نے پوسٹنگ کی ہے تو بیشک وہ لائیں، اس پر ہم ایکشن لینگے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر وہاں پر کوئی Specific مسئلہ اسی طرح Generalize ہو تو پھر ہمارے لئے بھی مشکل بنتی ہے۔ اگر ان کی نظر میں ایسی کوئی ایک بھی پالیسی کے Against پوسٹنگ ہوئی ہے یعنی میرٹ کو Violate کیا گیا ہے تو پھر ہمارے لئے ذرا آسانی ہو جائیگی۔

جناب سپیکر: یہ ذرا Written اگر آپ وہ دے دیں نا تو چیئرمین صاحب کو بھی آسانی ہو گی، آپ دونوں موشنز Written میں لے آئیں تو میں خود اس پر وہ کرلوں گا اور کمیٹی بھی آ جائیگی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، ایک منٹ مجھے دے دو۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اس طرح ہوا ہے کہ ہری پور میں بھی پروموشنیں ہوئی ہیں، مانسہرہ میں بھی پروموشنیں ہوئی ہیں، پندرہ میں بھی گئے ہیں، چودہ میں بھی گئے ہیں، پی ٹی سی ٹیچرز اور بارہ میں بھی رہ گئے ہیں، وہ اپنے اپنے سکولوں میں ہیں، صرف ہمارے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں سب کو ادھر ادھر کر دیا گیا ہے تو جیسے ان کو پروموشن دے کر For the time being ادھر چھوڑ دیا گیا ہے کہ چونکہ الیکشن کمیشن کی طرف سے ہے یا جو بھی انہوں نے اپنے سامنے بات رکھی ہے، ان کے ڈسٹرکٹ میں کوئی مسئلہ نہیں پیدا ہوا، ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد بہت زیادہ Upset ہو گیا ہے اور ہماری جو فیمیل بچیاں ہیں، جو

ٹیچرز ہیں، وہ بیچاری Unmarried اتنی دور دوران کو بھیج دیا گیا ہے، یہ ہم کیسے ان لوگوں کو سنبھال سکیں گے؟ جناب سپیکر، یہ بڑا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ میں نے بتا دیا ناکہ جمعرات کو آپ لوگ Written، جو جو بندہ ڈسٹرب ہوا ہے، جو غلط ہوا ہے، وہ آپ Written کمیٹی کو حاضر کریں۔

The Sitting is adjourned till 04:00 p.m. of tomorrow afternoon. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 06 مارچ 2013ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)